بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ؛ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

جلد ۲ | یکم فتح ۱۳۲۷ ہش | ۲۸ محرم ۱۳۶۸ھ | یکم دسمبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۷۱

اخبار احمدیہ

لاہور ۳۰ ماہ نبوت ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تاحال کھانسی کیوجہ سے ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت اُمّ المومنین مدظلہا العالی بھی تاحال علیل ہیں احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کیلئے بھی دعا جاری رکھیں۔

عزیزہ طیبہ بیگم سلمہا کے لئے دعا کیجائے

میری بھانجی عزیزہ طیبہ بیگم سلمہا (بیگم عزیز مرزا مبارک احمدؐ) کا کل بروز بدھ (یعنی آج دا ایڈیٹر) بوقت دس بجے صبح لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور میں اپریشن ہوگا۔ اپریشن نازک ہے ۔ سب بزرگوں اور دوستوں سے درخواست ہے کہ اپریشن کی کامیابی اور عزیزہ کی صحت اور اولاد صالح کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ رتن باغ لاہور ۳۰/۱۱/۴۸

حیدر آباد میں ظلم وستم کی ذمہ وار سٹیٹ کانگرس ہے

سٹیٹ کانگرس کے دو ہندو ممبروں کا بیان

حیدر آباد ۳۰ر نومبر یونائٹیڈ پریس کا بیان ہے کہ ریاست حیدر آباد میں رضا کاروں کو تشدد کی جن کاروائیوں کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کی اصل ذمہ واری حیدر آباد سٹیٹ کانگرس پر عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ کانگرس ہی تشدد کے تمام پروگراموں کو عملی جامہ پہنایا کرتی تھی۔ سٹیٹ کانگرس کے دو ہندو ممبروں نے کانگرس پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے ایک بیان دیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ تشدد اور ظلم کے جو پروگرام باہر سے بنکر آیا کرتے تھے۔ سٹیٹ کانگرس ہی ان پر عمل کرنے کی ذمہ وار ہوتی تھی۔ تشدد کے پروگراموں میں سرحدی علاقوں پر چھاپے۔ پولیس چوکیوں پر حملے۔ ٹیلیفون اور ٹیلیگراف تاروں کو کاٹنا۔ اور گاڑی کی پٹڑیوں کو اکھیڑنا شامل ہوتا تھا۔

معلوم ہوا ہے کہ چونکہ سکندر آباد میں ابھی تک کشیدگی پائی جاتی ہے اسلئے وہاں ابھی تین دن کے لئے مزید کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ مسلح پولیس شہر میں گشت لگا رہی ہے گزشتہ سال انڈین یونین اور حیدر آباد میں جو معاہدہ جاریہ ہوا تھا واضح رہے کہ اس کی میعاد آج ختم ہو گئی ہے چنانچہ نظام نے باضابطہ طور پر اپنی ریاست کے دفاع امور خارجہ اور رسل و رسائل کے محکمے انڈین یونین کے حوالے کر دئے ہیں۔

مسٹر لیاقت علی خاں کراچی پہنچ گئے

کراچی ۳۰ر نومبر۔ مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان بارہ دن تک مشرقی پاکستان کا دورہ کرنے کے بعد آج تیسرے پہر واپس کراچی پہنچ گئے۔ آپنے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ ان کا دورہ بہت دلچسپ اور کامیاب رہا۔ دفاع اور دیگر انتظامات سے میں بہت مطمئن ہوں۔ مشرقی پاکستان کے لوگوں کے حوصلے بہت مضبوط اور بلند ہیں۔

برلن کے رُوسی علاقہ میں ہڑتال

برلن ۳۰ر نومبر۔ برلن کے روسی علاقہ میں ہڑتال کی تیاری کی جا رہی ہے اور اس کی راہنمائی کمیونسٹ کر رہے ہیں۔ اس ہڑتال کا مقصد یہ ہے کہ برطانیہ نے برلن میں میونسپل انتخابات کرانے کا جو فیصلہ کیا ہے اس کے خلاف احتجاج کیا جائے۔

بی بی سی کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ روسی گورنر نے برلن کے برطانوی گورنر کو ایک خط لکھا ہے جسمیں یہ الزام لگایا گیا ہے کہ برطانیہ انتخابات کے ذریعے برلن کے باشندوں میں انتشار پیدا کرنا چاہتا ہے۔

کشمیر میں ہندوستانی فوج برابر جارحانہ کاروائیوں میں مصروف ہے

پاکستان کے فوجی مبصر کا بیان

کراچی ۳۰ر نومبر۔ پاکستان کے ایک فوجی ترجمان نے کشمیر کی تازہ صورت حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ہندوستانی فوج کی جارحانہ کاروائی برابر جاری ہے لداخ کے جس علاقہ میں اس نے پیش قدمی کی ہے۔ وہاں کے باشندوں پر سخت ظلم کیا جا رہا ہے۔ جس کی بناء پر وہ لوگ مجبوراً گھر بار چھوڑ کر آزاد علاقہ میں آ رہے ہیں۔ اوڑی میں ہندوستانیوں نے بارودی سرنگوں کے ذریعے بہت سے مقامی باشندوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ آزاد کشمیر کی وزارت دفاع نے بتایا ہے۔ کہ ٹیٹوال میں ہماری فوج نے بڑی کامیابی سے دشمن پر گولہ باری کی۔ ٹیٹوال سے پانچ میل جنوب مشرق کی طرف بھی دشمن کی چوکیوں پر کامیابی سے حملہ کیا گیا اس جگہ دُشمن کی ایک ۲۵ پونڈ دانہ کی توپ کو بھی ٹھنڈا کر دیا گیا۔ مینڈھر کے علاقہ میں ہندوستانی فوج لوٹ مار کرنے اور مویشیوں کو پکڑ کر مقامی باشندوں کو پاکستان کیطرف دھکیلنے میں مصروف ہے۔

پاکستان مجلس دستور ساز کا نامزد صدر

کراچی ۳۰ر نومبر معلوم ہوا ہے کہ ۱۴ر دسمبر کو پاکستان کی مجلس دستور ساز کا جو اجلاس منعقد ہو رہا ہے اس کی صدارت کے لئے ڈاکٹر عمر حیات ملک وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کو نامزد کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ اس اجلاس میں صدر کا انتخاب ہوگا

برطانوی بحری بیڑے کیطرف سے ایٹمی حملہ سے بچنے کی مشق

جبل الطارق ۳۰ر نومبر۔ یہاں برطانوی تباہ کن جہاز "فنسبٹر" پر مقیم اسٹار کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ آج طیارے لانے والے جہاز "السٹری اس" پر اعلیٰ پیمانہ پر کانفرنس شروع ہونے سے قبل بحری کمانڈر اپنے کمروں میں خفیہ احکام کا مطالعہ کر رہے تھے۔ اس کانفرنس میں ایٹمی حملہ کے خطرہ سے کامیابی کے ساتھ بچنے کے طریقوں پر غور کیا جائیگا۔

امیر البحر سِک گریگ تقریباً ۷ر دسمبر کو انگلستان پر حملہ "کرنے کے مقصد سے ایک خفیہ راستہ پر روانہ ہوگا۔ اسکے تحت جنگی جہاز "ڈیوک آف یارک" جٹ طیارہ لیجانے والے طیارہ بردار جہاز دو ہلکے جہاز ۳ کروزر ہونگے۔ ان جہازوں کی تلاش کیلئے ۳۰ آبدوز جٹ سے چلنے والے شکاری جہاز اور بھاری بمبار جہاز ہونگے۔ جو ایٹم بم (مصنوعی) سے مسلح ہونگے یہ سرگرمیاں بیکینی کے ایٹمی تجربات کے بعد برطانیہ اور امریکہ کی بحری کی سب سے بڑی مشق ہونگی (اسٹار)

یوگوسلاویہ کیساتھ تجارتی گفت و شنید

کراچی ۳۰ر نومبر۔ یوگوسلاویہ اور پاکستان کے درمیان تجارتی معاہدے کی جو بات چیت ہو رہی ہے۔ اس کے سلسلے میں آج فریقین نے شرائط معاہدہ کے ضمیمے پر دستخط کر دئے۔ معاہدے کو قطعی شکل دینے کے لئے ابھی بات چیت جاری رہیگی۔ یوگوسلاوی وفد جنوری کو دہلی روانہ ہو جائے گا۔

والئی بھوپال اور انڈین یونین کے درمیان مبیّنہ اختلافات

ریاستی محکمہ کے ترجمان کیطرف سے تردید

نئی دہلی ۳۰ر نومبر ہندوستان کے ریاستی محکمہ کے ایک ترجمان نے بیان دیتے ہوئے کہا بعض اخبارات میں شائع شدہ یہ خبر بالکل غلط ہے۔ کہ نواب صاحب بھوپال اور ریاستی محکمہ کے درمیان اختلاف نمودار ہو گیا ہے۔ اور چونکہ نواب صاحب کا رویہ انڈین یونین کے خلاف ہے۔ اسلئے انہیں ریاستی محکمہ نے زیر حراست لے لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

ترجمان نے کہا۔ اس خبر میں مطلقاً کوئی صداقت نہیں ہے۔ نواب صاحب اور ریاستی محکمہ کے درمیان کوئی اختلاف موجود نہیں ہے۔

بیت المقدس میں عارضی صلح کا نیا سمجھوتہ

بیت المقدس ۳۰ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ عربوں اور یہودیوں کے نمائندوں نے بیت المقدس کے علاقہ میں عارضی صلح کرنے کے لئے نئے سمجھوتے پر دستخط کر دئے ہیں۔

اس موقع پر اتحادی اقوام کے صلح کمشن کے نمائندے بھی موجود تھے۔ اس سمجھوتہ کی تفصیلات ابھی معلوم نہیں ہوئیں۔

انڈونیشیا اور ہالینڈ کی گفت و شنید

جوگجاکارتا ۳۰ر نومبر۔ انڈونیشین پارلیمنٹ کی جمہوری پارٹی کے لیڈروں نے وزیر اعظم ڈاکٹر حطہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ڈچ حکام سے جو بات چیت کر رہے ہیں۔ اسے فوراً بند کر دیا جائے۔ اور آئندہ اس سلسلے میں سلامتی کونسل کے مصالحتی کمشن کے ذریعے سے ڈچ حکام سے گفت و شنید کی جائے۔

مبصرین نے اس مطالبہ سے اندازہ لگایا ہے کہ انڈونیشیا اور ہالینڈ کی موجودہ گفت و شنید میں اُلجھن پیدا ہو جانے کا خدشہ ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔اے ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور

نئے مرکز پاکستان ربوہ سے تحریک جدید کے دفتر اوّل کے پندرھویں سال کے وعدوں کی پہلی فہرست

اسلام نے انعام کا نام قربانی رکھا ہے۔ جب تک قربانی نہیں انعام نہیں ملسکتا اسکے یہ معنی ہیں کہ اور قربانی کرو

تحریک جدید کی قربانیوں میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لو

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حقیقت حال یہ ہے کہ جماعت احمدیہ پر احسان فرماتے ہوئے تحریک جدید کے دفتر اول کے پندرھویں سال اور دفتر دوم کے پانچویں سال کے وعدوں کا جماعت سے مطالبہ فرمایا اور ایک نہایت ہی ایمان پرور مومنوں کے ایمان کو ترقی دینے والا اور ان کی امید اور دل کو تسلی بخشنے والا خطبہ ارشاد فرمایا:-

ہر وہ شخص جو جماعت احمدیہ میں شامل ہے اور سمجھتا ہے کہ مجھے اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربانیاں کرتے ہوئے اس کے فضل اور رحم کو جذب کرنا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر جو خدائی آواز ہے لبیک کہے۔ نہ صرف گذشتہ سال کے برابر ہی وعدہ حضور کے پیش کرے۔ بلکہ اس میں اتنا اضافہ کرکے خدا کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ جو ایک مومن کی شان کے شایان ہے۔ اور اس کی موجودہ مالی حالت کے مطابق۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خود اپنی طرف سے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم، سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، سیدہ ام رفیع مرحومہ رضی، سیدہ ام طاہر مرحومہ رضی، سیدہ امۃ الحی صاحبہ مرحومہ رضی اور سیدہ امۃ الودود صاحبہ مرحومہ رضی کی طرف سے دفتر اول کے سال رواں سے کہ اب تک چندہ دیتے آرہے ہیں۔ اور حضور رضی ان سب کا چندہ ہر سال پہلے سال سے اضافہ کے ساتھ عطا فرماتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے پندرھویں سال کیلئے -/۱۰۱۰۶ کا وعدہ فرمایا۔ جو گذشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ تحریک جدید بار کے ہر مجاہد سے یہی امید کرتے ہیں کہ وہ بھی اضافہ کے ساتھ وعدہ کریں۔ بعض ایسے احباب جو پہلے ہی اپنی مالی حالت کے مقابل پر بہت کم حصہ قربانی کر رہے ہیں۔ ان سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا مطالبہ ہے کہ وہ اپنے پندرھویں سال کے وعدوں میں نمایاں اور غیر معمولی اضافہ کریں کیونکہ جب اللہ تعالےٰ نے انکو مال میں بڑھایا ہے۔ تو ان کے مال میں دین کا زیادہ حصہ آگیا ہے۔ جو انہیں خدا کی راہ میں قربان کرکے اسکی رضا کو حاصل کرنا ہے۔ پس ہر شخص جو تحریک جدید کے دفتر اول میں پندرھویں سال میں وعدہ کرنے والا ہے یا دفتر دوم کے سال پنجم میں وعدہ کرنے والا ہے اسے سلسلہ کی اس سال کی اشد ضرورت کے ماتحت شاندار قربانی کرنی چاہئے۔

اس کے ماسوائے ایک حصہ وہ ہے۔ جو اب برسر روزگار آرہا ہے اور اپنے لئے آمد پیدا کر رہا ہے ان کے اس مال میں بھی خدا تعالےٰ کا حصہ ہے۔ اس لئے انہیں دفتر دوم کے سال پنجم میں اپنی ماہوار آمد کا . . . . . . صرف ½ حصہ ایک سال کے لئے یعنی سال پنجم کے لئے دینا ہے۔ وہ اپنی ماہوار آمد کا ½ حصہ دیکر تحریک جدید کے دفتر دوم کے سال پنجم میں شامل ہو جاتے ہیں۔ پس ہر احمدی جو اپنے لئے آمد کر رہا ہے۔ اسے نصف ماہ کی آمد دے کر شامل ہونا چاہئیے۔ یاد رہے۔ کہ مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔

اے دوستو! مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لے لو کہ اس امت پر یہ دن پھر نہ آئینگے۔

پس آگے بڑھو۔ اور خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کردو۔ بیرونی ممالک میں جو اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت ہو رہی ہے۔ اور تبلیغ کا وہ سلسلہ جو تحریک جدید کے ذریعہ دنیا میں نہایت کامیابی کے ساتھ خدا کے فضل و کرم سے جاری ہے۔ جس کے اچھے آثار اور خوشکن نشانات اور اثرات نظر آرہے ہیں۔ اس کے متعلق کسی ایک مومن کا دل برداشت ہی نہیں کر سکتا کہ اس میں اس کا حصہ نہ ہو۔ پس حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اسوہ حسنہ کے مطابق دفتر اول کے پندرھویں سال اور دفتر دوم کے پانچویں سال میں شاندار اضافے وعدہ کرو۔

جماعت کے سکرٹری صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ ابھی سے احباب کے وعدوں کی فہرستیں بنانا شروع کریں۔ وعدوں کا فارم یہی ہے کہ گذشتہ سال کا وعدہ کس قدر تھا اور اس سال کا وعدہ کس قدر کیا ہے۔ اور کہ اس سال کے وعدہ کی ادائیگی کب ہوگی اور کہ معطی چندہ کا پورا پتہ جس پر خط و کتابت ہو۔ درج کر لیا جائے۔ تا وکیل المال کا دفتر دوران سال میں بھی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات احباب تک پہونچا سکے۔ اسوقت تک ربوہ سے جن احباب کے وعدوں کی پہلی فہرست حضور میں پیش ہو چکی ہے۔ اس فہرست میں تین ہزار آٹھ سو پینتیس روپیہ کی رقم نقد اور پندرہ ہزار نو سو سینتیس روپیہ کل وعدوں کا میزان حضور کے پیش ہوا ہے۔ وعدوں کی فہرست درج ذیل ہے

(وکیل المال تحریک جدید از ربوہ ڈاکخانہ چنیوٹ ضلع جھنگ)

دفتر اوّل کے پندرھویں سال کی فہرست

نام	رقم
سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ	-/۱۰۱۰۶
سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ معہ صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب	-/۱۴۵
چوہدری برکت علی خانصاحب معہ اہلیہ صاحبہ ربوہ	-/۷۵
مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی احمد نگر	-/۱۳۵
قاری محمد امین صاحب دفتر ضیافت ربوہ	-/۸۰
مولوی تاج الدین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	-/۶۲
" عبدالکریم صاحب واقف زندگی "	-/۹
چوہدری صلاح الدین صاحب ناظم جائداد "	-/۲۴
ملک محمد خورشید صاحب منٹگمری	-/۲۱۰
قریشی محمد عبداللہ صاحب دفتر محاسب	-/۱۵
عبداللطیف صاحب ٹھیکیدار چنیوٹ	-/۳۲
ضیاء الحق خانصاحب ڈھاکہ	-/۶۱
اہلیہ صاحبہ ضیاء الحق خانصاحب ڈھاکہ	-/۱۲
بشیر احمد خانصاحب ملتان	-/۴۰
حفیظ الٰہی صاحبہ بشیر آباد اسٹیٹ سندھ	-/۵۵
چوہدری عبدالحق صاحب چک ۲۶ شمالی	-/۱۲۰
بشیر احمد صاحب کراچی	-/۱۶۰
غلام محمد صاحب حافظ آباد	-/۲۷
ڈاکٹر بشیر احمد صاحب معہ والدین قادیان	-/۲۰۶
سید یعقوب الرحمن صاحب سوہنگیرہ	-/۱۱۰
عبدالحمید صاحب ضیاء کراچی	-/۱۲۰
جماعت ونیاپور	-/۵۵
امام الدین گلاب الدین صاحب سمبڑیال	-/۵۴
ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر لاہور	-/۱۲
اہلیہ صاحبہ " " "	-/۱۷
استانی حمیدہ صابرہ صاحبہ "	-/۱۷
ملک صلاح الدین صاحب معہ اہلیہ و ہمشیرہ قادیان	۲۲/۸
قریشی محمد اسمٰعیل صاحب معتمر ربوہ	-/۱۰۰
سید منعم الحسن صاحب کلرک دفتر وکیل المال ربوہ	۱۲/۸

دفتر دوم کے سال پنجم کی فہرست

نام	رقم
ماسٹر ودھاوے خانصاحب دارالفضل	۵/۴
اہلیہ صاحبہ " "	۵/۴
میاں الٰہی بخش صاحب مرحوم نوشہرہ پیرو	۵/۴
چوہدری نور احمد صاحب گھنوکے ججہ	-/۱۰
" بشیر احمد صاحب " "	۷/۸
والدہ عبدالغنی خانصاحب کریام	-/۶
مہر حاکم علی صاحب شیخ پور گجرات	۱۰/۵
بشیر احمد ولد مولا بخش عالم گڑھ	-/۱۹
محمد رفیع صاحب محمود آباد سندھ	۶/۱
اہلیہ صاحبہ "	۶/۱
" نیاز احمد صاحب سندھ	۵/۸

(بقیہ صفحہ ۶ پر)

جماعت احمدیہ لائلپور کے امیر کے انتخاب کی تاریخ میں تبدیلی

جماعت احمدیہ لائلپور کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ لائلپور کی جماعت کے امیر کا بجائے ۱۲ دسمبر کے دس دسمبر ۱۹۴۸ء کو دوبارہ انتخاب ہو۔ یہ انتخاب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور چوہدری اعجاز نصر اللہ خاں صاحب کی موجودگی میں ہوگا۔ اور بجائے یکم دسمبر کے ۳ دسمبر کو یہ کمیشن ان اصحاب کی فہرست جماعت سے لے گا۔ جن کے نام جماعت کے مختلف اصحاب کی طرف سے عہدہ امارت کے لئے پیش کئے جائیں گے۔

۳۰/۱۱/۴۸ (ناظر اعلیٰ)

خطبہ نمبر ۴۸

خطبہ جمعہ

ابتلاؤں کا سلسلہ ختم نہیں ہوا۔ الٰہی خبریں بتاتی ہیں کہ ابھی اور مصائب آنیوالے ہیں۔

ہوسکتا ہے کہ گزشتہ تباہیاں اور فسادات ان کے مقابلہ میں ہیچ ہوجائیں

اپنے نفوس کی اصلاح کرو تاکہ دنیا کی اصلاح اور اسکی نجات کا موجب بن سکو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۳ اپریل ۱۹۴۸ء بمقام رتن باغ لاہور

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

گزشتہ جمعہ کے موقعہ پر میں نے نظارت تعلیم و تربیت کو ہدایت کی تھی۔ کہ وہ اس بات کا انتظام کرے کہ آئندہ جمعہ سے سائبان کافی لگے ہوئے ہوں۔ تاکہ لوگوں کو دھوپ میں نہ بیٹھنا پڑے۔ اس دن شام کے قریب نائب ناظر صاحب کی طرف سے مجھے رپورٹ ملی۔ کہ آئندہ جمعہ میں ایک احمدی بھی دھوپ میں بیٹھا ہوا نہیں ہوگا۔ لیکن اس وقت مجھے

سینکڑوں آدمی

باہر بیٹھے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ نہ معلوم میری نظر کا قصور ہے یا ناظر صاحب کے نزدیک جو باہر بیٹھے ہیں وہ احمدی نہیں۔ یا کوئی اور وجہ ہے۔ بہرحال جتنی شان کے ساتھ اور جس قدر جلدی وعدہ کیا گیا تھا اسی شان کے ساتھ عدم ایفا کا بھی نمونہ دکھایا گیا ہے۔ مومن کو اول تو ہوشیار ہونا چاہیئے۔ اور جو فرض اس کے ذمہ لگایا گیا ہو۔ اسے ادا کرنا چاہیئے۔ پھر کم سے کم

ایمان کی علامت

جس سے اتر کر پھر نفاق ہی رہ جاتا ہے یہ ہے کہ جو نہیں کرنا اس کے متعلق انسان کہہ دے کہ میں نے نہیں کرنا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں وہ مجھے اور خط لکھ دیں گے۔ کہ یہ غلطی ہوئی وہ غلطی ہوئی۔ یا فلاں وجہ سے سائبانوں کا انتظام نہیں ہوسکا۔ مگر سوال یہ ہے کہ وجوہات تو ہوتی ہی رہتی ہیں۔ مجھے اپنے ملک کی ذہنیت میں سے سب سے بڑی

قابل اعتراض بات

یہی نظر آتی ہے۔ کہ وہ پہلے سوچتے نہیں کہ کیا مشکلات پیش آئینگی۔ اور چونکہ وہ سوچتے نہیں اس لئے مشکلات کو دور کرنے کے لئے جدوجہد نہیں کرتے۔ اور چونکہ وہ جدوجہد نہیں کرتے۔ اس لئے جب کام نہیں ہوتا تو کہہ دیتے ہیں کہ فلاں فلاں مشکل پیش آگئی تھی۔ اس لئے کام نہ ہوسکا۔ حالانکہ سوال یہ ہے کہ کیا وہ مشکلات آسمان سے اچانک آگری تھیں۔ اگر وہ ممکن مشکلات تھیں تو پھر ممکن کوشش بھی ان کو کرنی چاہیئے تھی۔ یا ممکن مشکلات کے پیش نظر انہیں ذمہ واری اٹھانے سے انکار کردینا چاہیئے تھا۔

بہرحال

دو صورتوں میں سے ایک صورت ضرور ہونی چاہیئے۔ یا تو جو ممکن مشکلات ہوں۔ ان کے متعلق ممکن جدوجہد کرنی چاہیئے۔ یا ممکن مشکلات کو دیکھتے ہوئے کام کرنے سے انکار کردینا چاہیئے۔ انہوں نے بھی جب ایک کام کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ تو اس کام میں جو ممکن مشکلات تھیں۔ اس کا انہیں پتہ ہونا چاہیئے تھا۔ انہوں نے کیوں یہ خیال کرلیا کہ جو

سو فیصدی

آج حالات ہیں وہی کل بھی ہونگے۔ یہی خیال کرلینا بد دیانتی ہوتی ہے۔ خدا نے ہر کام میں مشکلات بھی پیدا کی ہیں۔ اور پھر حالات بھی روز روز بدلتے رہتے ہیں۔ جب کوئی شخص کسی کام کا اقرار کرے تو اسے سوچنا چاہیئے۔ کہ میں اسے کہاں تک پورا کرسکتا ہوں۔ مگر ہمارے ملک کے لوگ وعدہ کرکے اول تو بیٹھے رہینگے۔ اور اگر کام کے لئے جائیں گے۔ تو آخری روز جائیں گے۔ اور آکر کہہ دینگے کہ ہم تو گئے تھے مگر دوکان بند تھی یہ سیدھی بات ہے کہ جب دوکان اور دنوں میں بھی کھلی ہوتی ہے۔ تو تم جمعرات یا جمعہ کو کیوں گئے۔ تمہارے جھوٹے ہونے کی علامت یہی ہے کہ تم جمعرات کو جاتے ہو۔ اور جب تم دوکان بند پاتے ہو۔ تو اس کے بعد تمہارے لئے اور کوئی صورت نہیں رہتی۔

تمہارا فرض

تھا کہ تم ہفتہ کو جاتے۔ اور اگر ہفتہ کے دن دوکان کو بند پاتے۔ تو اتوار کو جاتے۔ میں اتوار کا اس لئے ذکر کررہا ہوں۔ کہ آجکل بعض دوکانیں تو اتوار کو بند ہوتی ہیں۔ مگر بعض پیر یا کسی اور دن بند ہوتی ہیں۔ اگر اتوار کو بھی دوکان کو بند پاتے تو پیر کو جاتے۔ اور اگر پیر کے دن بھی تم اس دوکان کو بند پاتے۔ اور تم میں عقل ہوتی۔ تو تم سمجھتے کہ اب ہمیں کسی اور دوکان پر جانا چاہیئے چنانچہ منگل کے دن تم کسی اور دوکان پر جاتے۔

فرض کرو

وہ دوسری دوکان کھلی تو ہے مگر دوکاندار ریٹ زیادہ بتاتا ہے۔ تو بدھ اور جمعرات دو دن ابھی تمہارے پاس ہوتے۔ تم بدھ کے دن کسی اور دوکان پر چلے جاتے۔ اور اس سے ریٹ دریافت کرتے۔ اگر وہ بھی اتنا ہی ریٹ بتاتا تو تم بدھ یا جمعرات کو دونوں میں سے کسی ایک دوکان سے سامان خرید لیتے۔ یا کرایہ پر لے لیتے۔ اور اپنے کام میں کامیاب ہوجاتے۔ لیکن اگر تم جمعہ کے دن وعدہ کرکے اگلے جمعہ کو جاتے ہو یا

اگلی جمعرات

کو جاتے ہو۔ تو تم خود اس بات کا ثبوت بہم پہنچاتے ہو کہ تمہارا نفس نیک نہیں تھا وہ جھوٹا تھا۔ وہ فریب کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ تم نے اس دن کام کیا۔ جس کے بعد اصلاح ناممکن تھی اگر تم نے یہ خیال کرلیا تھا۔ کہ چونکہ پچھلے جمعہ میں لوگ زیادہ نہیں تھے۔ اس لئے اس جمعہ میں بھی لوگ اتنے ہی ہوں گے۔ اس لئے زیادہ انتظام کی ضرورت نہیں۔ اور تھوڑے سائبانوں سے گزارہ ہوجائے گا۔ تو یہ بھی تمہارے

نفس کا ایک دھوکا

تھا۔ پچھلے جمعہ میں اگر لوگ زیادہ نہیں تھے تو اس لئے کہ نماز جلدی ہوگئی تھی۔ آج بہت زیادہ لوگ آئے ہوئے ہیں۔ اور اگلے جمعوں میں بھی آئیں گے۔ ان میں سے بہت سے گو اندر برآمدہ میں بیٹھے ہیں۔ مگر اسی لئے کہ باہر دھوپ کی وجہ سے جگہ نہیں۔ اور وہ مجبوراً اندر بیٹھے ہیں۔ ورنہ ان کو باہر بیٹھنا چاہیئے تھا۔

اس کے بعد میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ پہلے بھی بہت دفعہ میں توجہ دلا چکا ہوں۔ لیکن جو بات ضروری ہو۔ اس کو اس وقت تک دوہرانا پڑتا ہے۔ جب تک لوگ عمل نہ شروع کردیں۔ بلکہ اگر عمل بھی کرنے لگیں تب بھی ضروری باتوں کو دوہرانا پڑتا ہے۔ کیونکہ بہت سے لوگ بعد میں سست ہوجاتے ہیں۔ اور وہ یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ اب ان باتوں کی کوئی ضرورت نہیں رہی:۔

میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ جو واقعات گزشتہ ایام میں ابتلاؤں اور مصیبتوں کے پیش آئے ہیں اور جن کے متعلق

خدائی خبریں

بہت دیر سے چلی آرہی تھیں وہ ختم نہیں ہوگئے بلکہ بعض نئے حالات ایسے پیدا ہورہے ہیں۔ جن سے فسادات اور تفرقہ کی نئی صورتیں پیدا ہونی ممکن ہیں۔ اور اس حد تک ممکن ہیں۔ کہ

گزشتہ فسادات اور گزشتہ تباہیاں

ان کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہوجائیں۔ یہ باتیں آج تمہارے وہم اور قیاس سے اسی طرح بالا ہیں۔ جس طرح آج سے سال بھر پہلے تم یہ قیاس بھی نہیں کرسکتے تھے۔ کہ چھ مہینہ کے اندر اندر کیا ہوجائے گا۔ اور کس طرح ۶۔۷ لاکھ کے قریب انسان ادھر ادھر بھاگ جائے گا۔ بلکہ اگر دونوں طرف کی آبادی کو ملا لیا جائے۔ تو سوا کروڑ یا ڈیڑھ کروڑ آدمی ادھر ادھر چلا جائے گا۔ اگر کوئی شخص تم کو صبح یہ خبر سنائے کہ ایران کا سارا ملک خالی ہوگیا ہے۔ یا تم کو صبح یہ خبر سنائے کہ سکاٹ لینڈ کا سارا ملک خالی ہوگیا ہے۔ یا مثلاً تمہیں یہ خبر سنائے کہ یونان اور البانیہ اور بلغاریہ یہ سارے کے سارے خالی ہوگئے ہیں۔

اور ان میں کوئی آبادی نہیں رہی تو تم اسے مانو گے نہیں بلکہ فوراً کہو گے کہ جھوٹ بولا جا رہا ہے یا کہو گے کہ یہ

اپریل فول

ہے اس میں صداقت کا شمہ بھر بھی نہیں لیکن تمہارے ملک میں یہی بات ہوئی ڈیڑھ کروڑ آدمی چند دنوں کے اندر اندر ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر آ گیا۔ اور یہ ڈیڑھ کروڑ اپنی جائیدادوں سے بے دخل ہو گیا۔ اپنے مکانوں سے محروم ہو گیا اور اپنی تمام ملکیتی زمینوں کو کھو بیٹھا۔ کسی کی زمین کا ایک حصہ بلکہ حصہ کیا اگر دو کھیتوں کے درمیان کی ایک لائن جو بتاتی ہے کہ یہ کھیت اس کا ہے اور وہ کھیت اس کا۔ یا ایک بٹ جو پانی روکنے کے لئے بنائی جاتی ہے یہ ساری بٹ نہیں یہ ساری لائن نہیں بلکہ اس کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی اگر کوئی دوسرا شخص لے لیتا ہے تو مقدمات شروع ہو جاتے ہیں وکیل کئے جاتے ہیں

عدالتوں میں پیشیاں

ہوتی ہیں اور پھر اگر ایک جج خلاف فیصلہ دیتا ہے تو دوسرے جج کے پاس مقدمہ پہنچایا جاتا ہے۔ دوسرا جج بھی خلاف فیصلہ کرے تو تیسرے جج کے پاس مقدمہ پہنچایا جاتا ہے یہاں تک کہ ہوتے ہوتے ہائیکورٹ تک مقدمات پہنچائے جاتے ہیں اور بعض دفعہ جب لوگ ہائیکورٹ کے فیصلہ سے بھی مطمئن نہیں ہوتے تو پریوی کونسل تک مقدمات لڑے جاتے ہیں۔ بعض دفعہ ایک ایک روپیہ کے مقدمے

قانونی نقائص

کی وجہ سے پریوی کونسل میں گئے ہیں۔ کیمبل پور کے ایک نواب ہیں ان کا ایک مقدمہ ایک یا دو روپیہ کا تھا مگر چونکہ اس میں ایک قانونی سوال تھا وہ ہائیکورٹ میں گیا اور ہائیکورٹ کے بعد پریوی کونسل میں گیا اور آخر انہوں نے مقدمہ جیت لیا۔ غرض چھوٹی چھوٹی چیزوں کے لئے سالہا سال مقدمات لڑے جاتے ہیں اور معمولی معمولی اختلافات پر دنوں ہفتوں اور سالوں تک مجالس شکوے شکایتوں سے پر رہتی ہیں۔ مگر یہاں کسی منڈیر کا سوال نہیں تھا، کسی پرنالے کا سوال نہیں تھا، کسی بٹ کا سوال نہیں تھا، کسی لکیر کا سوال نہیں تھا۔ کسی معمولی زمین کا سوال نہیں تھا بلکہ

لاکھوں لاکھ ایکڑ زمین

کا سوال تھا۔ غیر مسلم ہمارے علاقہ میں ۴۲ لاکھ ایکڑ زمین چھوڑ گیا ہے اور مسلمان صرف مشرقی پنجاب میں ۵۴ لاکھ ایکڑ زمین چھوڑ آیا ہے۔ عمارتیں اور کارخانے الگ ہیں۔ لاکھوں روپے کے کارخانے صرف قادیان میں ہی تھے اور وہاں جو جائیدادیں تھیں وہ کروڑوں روپیہ کی تھیں حالانکہ وہ ایک معمولی سا قصبہ تھا۔ اس پر قیاس کرتے ہوئے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مشرقی اور مغربی پنجاب میں ہندوؤں، سکھوں اور مسلمانوں نے کتنی جائیداد چھوڑی

درحقیقت

امرتسر، جالندھر اور لدھیانہ وغیرہ میں جو جائیداد مسلمانوں نے چھوڑی اور لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، لائل پور، ملتان اور راولپنڈی میں ہندوؤں نے چھوڑی اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ ادھر والے بھی اربوں کی جائیداد چھوڑ کر اُدھر گئے اور اُدھر والے بھی اربوں کی جائیداد چھوڑ کر ادھر آئے مگر باوجود اس کے نہ مقدمہ بازی ہے اور نہ ہو سکتی ہے اور نہ اتنا شور ہے جتنا چند ایکڑ زمین کے کھوئے جانے پر بلکہ ایک زمین کی ایک لائن پر پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ آخر ایسا کیوں ہوا اسی لئے کہ

مرگِ انبوہ جشنے دارد

جب سب لوگ مر جائیں تو یہ موتوں کی کثرت بھی ایک جشن کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے مرنے والے کو روتا ہے تو لوگ اسے کہتے ہیں تم کیوں روتے ہو کیا فلاں نہیں مر گیا یا فلاں کے رشتہ دار نہیں مر گئے۔ یا جب کوئی شخص کہتا ہے کہ میرا مکان جاتا رہا اور وہ غم میں رونا شروع کرتا ہے تو لوگ اسے کہتے ہیں شرم کرو کیا ہمارا مکان نہیں جاتا رہا یہ

قدرت کا ایک قانون

ہے کہ سب کو ایک وقت میں رونا نہیں آتا۔ رونا مختلف اوقات اور مختلف حالات میں آتا ہے۔ اگر کسی کا کوئی عزیز ۱۱ بجکر ایک منٹ پر فوت ہوا ہو تو اسے ۱۱ بجکر ایک منٹ پر رونا آئے گا۔ مگر کوئی ایسا ہو گا جس کے ہاں موت ۱۱ بجکر دس منٹ پر ہوئی ہے اسے اسوقت رونا آئے گا۔ کیونکہ رونے کے بھی محرکات ہوا کرتے ہیں۔ فرض کرو کسی کا بچہ ۱۱ بجکر ایک منٹ پر فوت ہوا ہے۔ دوسرے دن اس کی نظر گھڑی پر پڑی اور اس نے دیکھا کہ ۱۱ بجکر ایک منٹ ہو گیا ہے تو وہ رونے لگ جائے گا۔ کیونکہ اس وقت کو دیکھ کر اسے اپنا بچہ یاد آ جائیگا لیکن کوئی دوسرا شخص جس کا لڑکا ٹھیک بارہ بجے گھر آیا کرتا تھا وہ ۱۱ بجکر ایک منٹ پر نہیں روئے گا۔ بلکہ جب بارہ بجیں گے اُسے رونا آ جائے گا۔ کیونکہ وہ کہے گا یہ وہ وقت ہے جب میرا بیٹا گھر آیا کرتا تھا۔ اسی طرح اگر کوئی اور ایسا واقعہ ہوا ہو جو جذبات کو برانگیختہ کرنے والا ہو تو وہ واقعہ

رونے کا محرک

بن جائے گا۔ مثلاً کسی کا لڑکا بیمار تھا۔ اس نے مرنے سے چار پانچ دن پہلے پانی مانگا طبیب نے کہا تھا کہ بچے کو پانی نہ پلایا جائے اگر پانی دیا گیا تو مرض بڑھ جائے گا۔ چنانچہ اسے پانی نہ دیا گیا اور وہ اسی حالت میں فوت ہو گیا۔ فرض کرو وہ

دن کے چار بجے

فوت ہوا تھا۔ اب اگر تو وہ زندہ رہ جاتا تو لوگ کہتے طبیب بڑا عقلمند ہے مگر چونکہ وہ مر گیا اس لئے طبیب احمق بن گیا۔ جونہی چار بجیں گے اسے اپنے لڑکے کا مرنا اور طبیب کا یہ کہنا کہ بچے کو پانی نہ پلایا جائے یاد آ جائے گا وہ رونے لگے گا اور کہے گا۔ حکیم ایسے نالائق ہوا کرتے ہیں کہ میرا بیٹا پیاسا مر گیا یا کسی شخص کا بچہ مر رہا تھا تو باہر ایک عورت آوازیں دے رہی تھی لے لو مولیاں، لے لو گاجریں۔ وہ یہ آواز سننے کا تو اسے کوئی اہمیت نہیں دے گا۔ لیکن دوسرے دن جونہی یہ آواز اس کے کانوں میں آئے گی اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگیں گے کیونکہ اس آواز سے اُسے یہ واقعہ یاد آ جائے گا کہ کل جب میرا بچہ مر رہا تھا اس وقت بھی یہی آواز آئی تھی کہ لے لو مولیاں، لے لو گاجریں۔ گویا مولیوں اور گاجروں کی آواز اُسے اپنے

بچے کی موت

یاد دلادے گی اور اسے رونا آ جائے گا۔ غرض ایک شخص کو جس وقت رونا آتا ہے دوسرے شخص کو اس وقت رونا نہیں آتا اور وہ مصیبت زدہ اس وقت رو لیتا ہے۔ لیکن جب سب کے سب لوگ ایک ہی قسم کی مصیبت میں مبتلا ہوں تو اس وقت رونا بے معنے معلوم ہوتا ہے اور حواس پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ افسوس کرنا کچھ بے حیائی سی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ انسان سوچتا ہے کہ اگر میں رویا یا میں نے افسوس کیا تو دوسرے لوگ جو میری جیسی مصیبت میں مبتلا ہیں اور رو نہیں رہے، افسوس نہیں کر رہے میری نسبت کیا کہیں گے۔ اور اسی طرح رونے اور افسوس کرنے کا وقت ٹلتا جاتا ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں

مرگِ انبوہ جشنے دارد

جب

اکٹھی مصیبت

آتی ہے تو ایک دوسرے کے جذبات اور ایک دوسرے کی کیفیات میں اطمینان اور سہارے کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسوقت جو ہمارے ملک پر مصیبت آئی ہے اس سے اربوں ارب کم حصہ پر خون بہائے جاتے ہیں۔ اس سے اربوں ارب کم حصہ پر تباہیاں واقعہ ہوا کرتی ہیں۔ اس سے اربوں ارب کم حصہ پر مقدمات ہوتے اور آپس میں لڑائیاں لڑی جاتی ہیں۔ اس سے اربوں ارب کم حصہ پر سر پھٹول ہو جاتا ہے اور اس سے اربوں ارب کم حصہ پر شہروں اور گاؤں اور قصبوں بلکہ ضلعوں تک کے امن برباد ہو جاتے ہیں۔ قصبہ کی ایک عورت اُدھال لی جاتی ہے تو سارے آدمی کھڑے ہو جاتے ہیں اور بیسیوں دنوں تک تمام علاقہ کا امن جاتا رہتا ہے مگر اسوقت

پچاس ہزار مسلمان عورت

ہندوؤں اور سکھوں کے قبضہ میں ہے اور چند ہزار یا کم و بیش سکھ اور ہندو عورت مسلمانوں کے قبضہ میں ہے مگر اس پر وہ شورش نہیں، وہ اضطراب اور وہ دکھ نہیں جو صرف ایک عورت کے اغواء پر برپا ہوا کرتا تھا۔ اسی وجہ سے کہ ہر شخص سمجھتا ہے اگر میں نے اپنا دکھ بیان کیا تو لوگ مجھے روکیں گے اور کہیں گے کہ کیا صرف اکیلے تم پر مصیبت آئی ہے یہ تو سب پر آئی ہے پس

مرگِ انبوہ جشنے دارد

قومیں جب مصیبت میں مبتلا ہوتی ہیں تو ان کی غم کی کیفیتیں بدل جاتی ہیں اور ان کے دکھ درد عام حالات سے بالکل مختلف ہو جاتے ہیں لیکن اس کے باوجود اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ عقل کا پہلو کسی وقت بھی ترک نہیں کیا جا سکتا ہماری عقل کہتی ہے کہ اس وقت اتنی بڑی مصیبت آئی ہے کہ جس کی مثال دنیا میں نہیں پائی جاتی یہاں تک کہ نوحؑ کے وقت بھی وہ تباہی نہیں آئی جو آج آئی۔ نوحؑ کے وقت دنیا کی آبادی بہت کم تھی۔ اس لحاظ سے جہاں طوفان سے بچنے والے قلیل لوگ تھے وہاں جو لوگ طوفان سے تباہ ہوئے ان کی تعداد بھی غیر معمولی طور پر زیادہ نہیں تھی۔

نوحؑ کی قوم

جو ان پر ایمان لائی پرانے زمانہ کی لکڑی کی ایک کشتی میں سوار ہو گئی تھی۔ اس سے تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ وہ لوگ کتنے تھے اور انہی پر قیاس کر کے باقی آبادی کا بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ بے شک قرآن کریم نے نوحؑ پر ایمان لانے والوں کے متعلق قلیل کا لفظ استعمال کیا ہے مگر قلیل اور کثیر میں کچھ تو نسبت ہوتی ہے۔ اگر نوحؑ پر ایمان لانے والے اور طوفان سے محفوظ رہنے والے افراد ہم ساٹھ ستر سمجھ لیں تو وہ لوگ جو تباہ ہوئے وہ زیادہ سے زیادہ چھ سات ہزار ہوں گے۔ گویا ایک قصبہ بھی جو آج تباہ ہوا اس کے مقابلہ میں نوحؑ کے طوفان کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔ لیکن قرآن کریم کو دیکھو تو وہ نوحؑ کے طوفان کے ذکر سے بھرا پڑا ہے۔ اسی طرح

فرعون کا لشکر

جو غرق ہوا اس کی کتنی تعداد ہو گی زیادہ سے زیادہ آٹھ دس ہزار ہو گی۔ مگر یہاں تو پانچ لاکھ آدمی مشرقی پنجاب میں مارا گیا ہے اور ادھر بھی کچھ نہ کچھ سکھ اور ہندو مارا گیا ہے۔ اگر دونوں کو ملا کر چھ سات لاکھ تعداد سمجھ لی جائے اور دو تین لاکھ جموں اور کشمیر کے لوگ سمجھ لئے جائیں تو

یہ دس لاکھ تعداد بن جاتی ہے۔ اگر اس میں وہ مسلمان بھی شامل کر دیئے جائیں جو ہندوستان میں مارے گئے ہیں تو بارہ تیرہ لاکھ تعداد بن جاتی ہے اس کے مقابلہ میں بھلا نوح کے طوفان کی کیا نسبت ہے اور فرعون کے لشکر میں سے ڈوبنے والوں کی تباہی اس کے مقابلہ میں کیا حقیقت رکھتی ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ

جنگ عظیم

میں بھی بہت لوگ تباہ ہوئے۔ دس گیارہ لاکھ جرمن مارا گیا۔ چار پانچ لاکھ جاپانی مارا گیا۔ جاپانی نسبتاً کم مارے گئے کیونکہ انہوں نے جلدی ہی ہتھیار ڈال دیئے تھے۔ اسی طرح روسی بھی دس بارہ لاکھ مارے گئے۔ انگریز بھی تین ساڑھے تین لاکھ مارے گئے۔ امریکن بھی لاکھ ڈیڑھ لاکھ مارے گئے۔ ان سب کو ملا لیا جائے تو اندازاً ۲۶، ۲۷ لاکھ آدمی پانچ سال میں مارا گیا ہے۔ یہ ۲۶، ۲۷ لاکھ آدمی دنیا کے تمام گوشوں اور کناروں پر مارا گیا ہے۔ ایک کے مرنے کی جگہ دوسرے مرنے والے کی جگہ سے

بعض دفعہ

پندرہ پندرہ بیس بیس میل دور تھی اور ایک مرنے والے اور دوسرے مرنے والے کے درمیان بعض دفعہ پانچ پانچ سال کا فاصلہ تھا۔ مگر یہاں جو بارہ تیرہ لاکھ آدمی مارا گیا ہے ایسے محدود علاقہ میں مارا گیا ہے اور اتنی چھوٹی سی جگہ میں مارا گیا ہے کہ جس میں ایک ہی زبان بولی جاتی تھی۔ ایک ہی قسم کی عادات لوگوں میں پائی جاتی تھیں۔ ایک ہی حکومت رائج تھی اور

رسم و رواج

بھی ایک ہی قسم کے تھے۔ یہ سارے کے سارے ایک مہینہ یا ڈیڑھ مہینہ کے اندر اندر مارے گئے اور اس طرح مارے گئے کہ ایک کی موت پر ابھی لوگوں کے آنسو نہیں تھمے تھے کہ دوسرا مر گیا۔ ایک خاندان کی چیخیں ابھی بلند نہیں ہوئی تھیں کہ دوسرے خاندان میں سے چیخوں کی آوازیں اٹھنے لگیں اور یہ سب کچھ اس سرعت سے ہوا اور اتنے تھوڑے سے علاقہ میں ہوا کہ

جرمنی کی تباہی

بھی اس کے مقابلہ میں بالکل ہیچ نظر آتی ہے۔ یوں ہم سمجھتے ہیں کہ دنیا میں ہزاروں آدمی ہر روز مرتے ہیں دو ارب کی دنیا اگر ہم سمجھ لیں اور یہ فرض کر لیں کہ ۱/۴ فی ہزار مرتا ہے تو اس کے لحاظ سے پچیس آدمی فی لاکھ اور اڑھائی ہزار آدمی فی کروڑ مرتا ہے۔

دنیا کی آبادی

کے متعلق کہا جاتا ہے کہ آجکل دو ارب کے قریب ہے۔ اڑھائی ہزار فی کروڑ کے لحاظ سے اڑھائی لاکھ آدمی روزانہ مرتا ہے مگر پتہ بھی نہیں لگتا کہ اتنے آدمی مر گئے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں اگر ایک کشتی ڈوب جاتی ہے یا موٹر الٹ جاتا ہے اور پانچ سات آدمی مر جاتے ہیں تو ایک آفت آجاتی ہے اور سب لوگ باتیں کرنے لگتے ہیں کہ فلاں جگہ موٹر گرا دس آدمی مر گئے اور پندرہ زخمی ہوئے یا کشتی غرق ہوئی اور اتنے آدمی ڈوب گئے۔ غرض تین چار دن مسلسل

ایک کہرام

مچا رہتا ہے اس لئے کہ وہ موت قریب واقعہ ہوتی ہے۔ لیکن جو اڑھائی لاکھ آدمی روزانہ مرتا ہے یہ فاصلہ فاصلہ پر مرتا ہے اتنے فاصلہ پر کہ ایک کی خبر دوسرے کو نہیں پہنچتی یا اگر پہنچتی بھی ہے تو بُعدِ مقام اور بُعدِ احساس اور بُعدِ حکومت کی وجہ سے تکلیف نہیں پہنچتی۔ مگر یہاں قربِ مقام اور قربِ قومیت اور مطابقتِ رسم و رواج اور

ایک حادثہ

سے ہلاک ہونے کی وجہ سے مرنے والوں کا صدمہ بہت سخت ہوا ہے۔ ورنہ اڑھائی لاکھ آدمی دنیا میں روزانہ مرتا ہے اور پتہ بھی نہیں لگتا اگر پانچ دس آدمی کسی حادثہ کی وجہ سے مر جائیں تو کہرام مچ جاتا ہے۔ مگر یہاں تو پانچ دس نہیں بارہ تیرہ لاکھ آدمی مارا گیا ہے اور اتنا آدمی مارا گیا ہے کہ جس کی مثال

دنیا کی تاریخ

میں نہیں ملتی۔ کہا جاتا ہے کہ تیمور نے اتنے آدمی مارے تھے کہ بعض جگہ مردوں کے تودے لگ جاتے تھے۔ نہ معلوم تاریخ اس بارہ میں کتنا مبالغہ کرتی ہے لیکن اگر یہ واقعہ ہے اور سچ ہے تو بھی تیمور نے جو تودے لگائے تھے اس سے سینکڑوں گنا بڑے تودے پچھلی تباہی کی وجہ سے لگے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ تیمور نے مردوں کا ایک جگہ ڈھیر لگا دیا تو تودہ بن گیا مگر پنجاب کے

مُردوں کا ڈھیر

نہیں لگایا گیا۔ اگر پنجاب کے مُردوں کی لاشیں بھی ایک جگہ اکٹھی کی جاتیں تو تیمور کے تودوں سے سینکڑوں گنا بڑے تودے بن جاتے۔

مثلاً وہی قافلہ جو قادیان سے پیدل چلا تھا اس کے متعلق ہمارا اندازہ یہ ہے کہ اس میں سے ہزار سے دو ہزار تک آدمی رستہ میں مار دیئے گئے تھے۔ چنانچہ اس کے سات آٹھ دن بعد جو قافلے قادیان گئے اور جن میں بعض انگریز بھی تھے انہوں نے بتایا کہ راستہ میں مردوں کی بُو کی وجہ سے ناک کھولا نہیں جا سکتا تھا۔ نہر میں ریت کے اندر مردے پڑے ہوئے تھے۔ کھیتوں میں مردے پڑے ہوئے تھے اور گدھ اور چیلیں چاروں طرف منڈلاتی اور لاشوں کو نوچتی ہوئی نظر آتی تھیں۔ اگر ان تمام مردوں کا ایک جگہ ڈھیر لگا دیا جاتا تو شاید تیمور کی گردن بھی شرم کے مارے جھک جاتی یا یوں کہو کہ اس کی گردن اونچی ہو جاتی اور وہ کہتا کہ میں نے اتنے آدمی نہیں مارے جتنے ان لوگوں نے مارے ہیں۔

غرض حالات کے فرق کی وجہ سے بعض دفعہ ایک چیز کی اہمیت نظر نہیں آتی۔ مگر جو کچھ پیچھے ہوا اس کے حالات بتا رہے ہیں کہ وہ ایک شدید ترین مصیبت کا دور تھا جو مسلمانوں پر آیا۔ اگر

خدانخواستہ

اب اس سے بھی بڑی مصیبت آئی تو تم خود ہی اندازہ لگا سکتے ہو کہ وہ کیا ہوگی۔ جتنی رپورٹیں ملتی ہیں ان سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ بغض اور کینہ کی آگ کو ہوائیں دی جا رہی ہیں اور آئندہ فساد کے منصوبے کئے جا رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی یہی آوازیں آ رہی ہیں اور تمہارے

نفوس کی حالت

بھی یہی بتاتی ہے کہ ابھی اور مصائب آنیوالے ہیں۔ دیکھو کوئی ماں اپنے بچے کو مارنا نہیں چاہتی اگر وہ کسی غلطی پر اُسے تھپڑ مارتی ہے اور بچہ پھر وہی کام کرتا ہے جس پر اسے تھپڑ مارا گیا تھا تو صاف پتہ لگ جاتا ہے کہ ماں اُسے پھر تھپڑ مارے گی کیونکہ وہ پھر وہی کام کرنے لگ گیا ہے جس سے ماں نے اسے روکا تھا۔ اگر بچہ اس فعل کے ارتکاب سے رُک جائے تو

عقلمند انسان

جان لیتا ہے کہ اب ماں اسے نہیں مارے گی۔ سوائے اس کے کہ وہ غصہ میں پاگل ہو جائے مگر ہمارا خدا غصہ میں پاگل نہیں ہو سکتا۔ ماں کے متعلق تو یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ اسے بعض دفعہ اتنا غصہ ہو کہ اگر بچہ اس فعل سے رُک جائے تب بھی دیوانگی اور جوش کی حالت میں وہ اسے مارنے لگ جائے۔ گو عام طور پر ایسا نہیں ہوتا

ماں کی مامتا

فوراً روک بن جاتی ہے اور وہ بچے کو بلا وجہ نہیں مارتی۔ وہ سمجھتی ہے کہ جب میری غرض پوری ہو گئی ہے تو مجھے مارنے کی کیا ضرورت ہے لیکن اگر کوئی ماں اپنے بچہ کو بلا وجہ مارنے لگ جائے تب بھی اللہ تعالیٰ کے متعلق ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ بلا وجہ اپنے بندوں کو دکھ میں ڈالتا ہے۔ جب ہمیں نظر آتا ہے کہ خدا نے مسلمانوں کو تھپڑ مارا اور اتنا سخت مارا کہ اس رحیم و کریم ہستی پر نظر کرتے ہوئے اس کی امید نہیں کی جا سکتی تھی۔ تو صاف پتہ لگتا ہے کہ وہ

رحیم و کریم ہستی

لوگوں کے گناہوں سے تنگ آ گئی تھی وہ ان کے اعمال سے زچ ہو گئی تھی۔ وہ انہیں سمجھاتے سمجھاتے تھک گئی تھی۔ اس نے چاہا کہ بندہ اس کی طرف آئے اور اس کی محبت اور پیار کو حاصل کرے مگر انسان نے اس کی آواز کو نہ سنا نہ سمجھا اور آخر اس نے انسان کے فائدہ کے لئے ایک مارا اور بڑا سخت مارا۔ چاہئے تھا کہ اس کے لوگ اپنی اصلاح کر لیتے اور دوسرے تھپڑ کی نوبت نہ آتی۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اب تک انسان انہی کاموں میں مشغول ہے جن میں وہ پہلے مشغول تھا۔ بجائے ایثار اور

قربانی کا مادہ

اس نے اپنے اندر پیدا نہیں کیا۔ اب تک نیکی اور تقویٰ کی روح اس نے اپنے اندر پیدا نہیں کی۔ وہ پھر انہی غفلتوں اور وہی لوٹ مار اور دنگا فساد میں مشغول ہے جس میں وہ پہلے مشغول تھا۔ صاف پتہ لگتا ہے کہ اب نئے پھر تھپڑ پڑے گا اور وہ پہلے سے زیادہ سخت ہوگا۔ بہر حال یہ ساری چیزیں ایک چیز کی طرف اشارہ کر رہی ہیں الٰہی خبریں کہہ رہی ہیں کہ ابھی اور ابتلاء آنے والے ہیں۔ رپورٹیں اور مخبریاں بتا رہی ہیں کہ شرارتوں اور

فسادوں کی تیاریاں

کی جا رہی ہیں۔ تمہارے نفس بتا رہے ہیں کہ جس غرض کے لئے تھپڑ مارا گیا تھا وہ پوری نہیں ہوئی جس مقصد کے لئے تمہیں پیٹا گیا تھا وہ ابھی حاصل نہیں ہوا۔ جب پہلے تھپڑ کی غرض یہی تھی کہ تمہاری اصلاح ہو۔ تو اصلاح نہ ہونے کی صورت میں لازمی طور پر دوسرے تھپڑ کی تیاری کی جائے گی سوائے اس کے کہ تم اس کے آنے سے پہلے اپنی اصلاح کر لو

پس میں تمہیں

ایک دفعہ پھر

توجہ دلاتا ہوں۔ یہ نہیں کہ آخری دفعہ بلکہ اگر دفعہ بھی مجھے یہی کہنا پڑے تو میں کہوں گا یہی کہ تمہارے نفسوں میں اصلاح پیدا ہو جائے۔ یوں میں سب لوگوں کو یہی کہوں گا مگر میں تمہیں خاص طور پر اس طرف توجہ دلاتا ہوں کیونکہ میں تمہارا ذمہ وار ہوں سب کا نہیں۔ یہ میں جانتا ہوں کہ اگر تم اپنی اصلاح کر لو گے تو تم عذاب میں شریک نہیں کئے جاؤ گے۔ تمہیں خدا نے

دنیا کی اصلاح

کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور اس وجہ سے وہ اپنا سہارا
دور اس بات میں صرف کرے گا۔ کہ تمہیں اس عذاب
سے بچائے۔ جب دنیا میں لوگ غرق ہو رہے ہوں۔
اس وقت تیراکوں کو نہیں مارا جاتا۔ اگر تیراک
مار دیئے جائیں تو دنیا کو بچایا نہیں جا سکتا۔

ہماری تاریخ

میں ایک واقعہ آتا ہے۔ کہ حضرت سعدؓ کو ایران کی
ایک ایسی جنگ میں شامل ہونا پڑا۔ جس جنگ سے
پہلے مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچ چکا تھا یہ
نقصان ایک غزوہ میں ہوا۔ جسے غزوۂ جسر کہتے
ہیں۔ اس میں ہزاروں ہزار کی تعداد میں مسلمان
مارے گئے تھے۔ کیونکہ دشمن نے دریا کے پار ان
پر حملہ کیا۔ اور ایسی ہوشیاری کی کہ اس نے پل
پر قبضہ کر لیا جب مسلمانوں کو دھکیلا گیا تو چونکہ
پیچھے زمین نہیں تھی اور پل پر دشمن قابض تھا۔
اُن کے لئے یہی صورت رہ جاتی تھی کہ وہ دریا کے
کنارے پر آجاتے۔ وہاں دشمن نے اور زیادہ دباؤ
ڈالا تو مسلمان پانی میں گر گئے اور چونکہ عرب تیرنا
نہیں جانتے تھے۔ سینکڑوں آدمی ڈوب گئے۔
بس

جنگ کا بدلہ

لینے کے لئے حضرت عمرؓ نے سعدؓ بن وقاصؓ کو مقرر
کیا۔ اور چونکہ بہت سی اسلامی فوج شام میں بھیجی
جا چکی تھی۔ اور چونکہ پچھلی جنگ میں بڑا بھاری
نقصان ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ کوئی بڑا لشکر نہ بھیج سکے
جو لشکر دشمن کے مقابلہ میں لڑنے کے لئے بھجوایا گیا
اُس کی تعداد ایرانی لشکر کے مقابلہ میں صرف ۱/۴
تھی۔ ایرانی لشکر کی کمانڈ رستم کر رہا تھا۔ مگر
حقیقی والا رستم نہیں۔ اگر اُس کا کوئی وجود ہوا ہے
تو وہ تین سو سال پہلے ہوا تھا۔ یہ اور رستم
تھا۔ اور یہ بھی اپنی قوم میں بہت دلیر اور جری
سمجھا جاتا تھا۔ غرض رستم ایرانی لشکر کی کمانڈ کر
رہا تھا۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے

اسلامی لشکر کی تعداد

ایرانی لشکر کے مقابلہ میں صرف ۱/۴ تھی۔ ایرانی لشکر
میں ہاتھی بھی تھے۔ جن سے اونٹ بہت ڈرتے ہے
اور اسی طرح اور بھی بہت سا سامان جنگ تھا
اس وقت عرب کا ایک سردار جو اسلامی تعلیم سے
زیادہ واقف نہیں تھا۔ لوگوں کے رغبت دلانے
پر شراب پی بیٹھا اور حضرت سعدؓ نے اُس کو قید
کر دیا۔ جب لڑائی شروع ہوئی۔ تو پاس ہی اُس
جگہ جہاں خیمے لگے ہوئے تھے ایک عرشہ بنایا گیا۔
تا اس پر بیٹھ کر حضرت سعدؓ

لڑائی کا نظارہ

دیکھ سکیں اور اپنی فوجوں کو مناسب احکام دے
سکیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت سعدؓ کی سرین پر

ایک پھوڑا نکلا ہوا تھا۔ اور اس وجہ سے وہ لڑائی
میں شامل نہیں ہو سکتے تھے۔ پہلے دن کی لڑائی میں
اسلامی لشکر کے قدم پوری طرح جمے نہیں۔ وہ قیدی جو
بہت بہادر اور جری انسان تھا۔ جب وہ ان باتوں
کو سنتا تو اُس سے برداشت نہیں ہو سکتا۔ اور وہ قید
خانہ میں ٹہلنے لگ جاتا۔ تھوڑی دیر تک اس نے
ٹہل کر وقت گذارا۔ مگر اُس سے پھر بھی برداشت نہ
ہوا۔ اور آخر اُس نے دستک دے کر حضرت سعد بن
وقاصؓ کی بیوی کو بلوایا۔ وہ آئیں۔ تو اُس نے کہا۔ بی بی ایک عرب
کی زبان جس طرح اپنے وعدہ کو پورا کرتی ہے تم
اُس سے خوب واقف ہو۔ کیونکہ تم خود عرب ہو۔
میں ایک

عرب کی حیثیت

سے تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر لڑائی میں میں زندہ
رہا۔ تو شام کو خود یہاں آجاؤں گا۔ تم مجھے ہتھکڑیاں
پہنا دینا۔ لیکن مسلمانوں کی یہ کمزوری مجھ سے دیکھی
نہیں جاتی۔ میں چاہتا ہوں کہ میں بھی لڑائی میں
حصہ لوں۔ حضرت سعدؓ کی بیوی ایک دلیر عورت
تھیں اُن پر اس دلیری اور قربانی کا اتنا اثر ہوا
کہ انہوں نے قانون کو توڑتے ہوئے اُس کی بیڑیاں
کاٹ ڈالیں اور کہا میں تم پر اعتبار کرتی ہوں۔
اگر زندہ رہے تو واپس آجانا۔ وہ گیا اور اُس نے
لڑائی میں حصہ لیا اور ایسی بے جگری سے لڑا
کہ جہاں جاتا

مسلمانوں کے قدم

پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جاتے۔ مگر لڑتے وقت
اُس نے اپنے منہ پر نقاب ڈالی ہوئی تھی۔ یہ پتہ
نہیں لگتا تھا کہ وہ کون ہے حضرت سعدؓ اُسے دیکھتے
تو کہتے۔ خدا اس کا بھلا کرے یہ لگتا تو فلاں شخص
ہے مگر وہ تو قید میں ہے۔ اسی طرح اُس نے لڑائی
کے ایک یا دو دن گذارے آخر حضرت سعدؓ کو
پتہ لگ گیا۔ کہ یہ وہی شخص ہے۔ جسے انہوں نے
قید کیا ہوا تھا۔ اور یہ کہ اُن کی بیوی نے اُسے چھوڑا
ہے۔ سعدؓ اپنی بیوی پر ناراض ہوئے اور کہا کہ
تم نے ایک خلاف قانون فعل کیا ہے۔ جو تمہیں

سزا کا مستحق

بناتا ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ حضرت سعدؓ کو پھوڑا نکلا
ہوا تھا۔ اور وہ عرشہ پر پاسواری پر بیٹھ کر فوج کی حالت
دیکھا کرتے تھے۔ خود لڑائی میں شامل نہ ہو سکتے تھے
جب وہ اپنی بیوی پر خفا ہوئے۔ تو اُن کی بیوی نے
نہایت غصہ سے جواب دیا کہ تم کو شرم نہیں آتی۔
خود سواری یا عرشہ پر بیٹھ کر حکم چلاتے ہو اور تم
مجھے یہ کہتے ہو کہ میں اس شخص کو لڑائی میں حصہ لینے
سے محروم کر دیتی جو

جری اور دلیر

تھا اور تمہاری طرح بیٹھ کر حکم دینے کا عادی نہیں
تھا۔ سعدؓ نے یہ سُنا تو خاموش ہو گئے۔ کیونکہ گو یہ
بات غیر آئینی تھی۔ مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ

وقت پر جس کام سے تعلق رکھنے والا کوئی آدمی
ہوتا ہے اُسے اس کام سے محروم نہیں کیا جاتا
کیونکہ اُس وقت، کا خاص مرد وہی ہوتا ہے۔ سو اگر
تم اپنی اصلاح کر لو۔ تو چونکہ دنیا کو بچانے کی ذمہ واری
تم پر ہے اس لئے اگر

عالمگیر تباہی

دنیا پر آ بھی گئی۔ تو خدا تم کو ضرور بچائے گا۔
اور تمہارے لئے کوئی نہ کوئی سامان پیدا کر دے گا
اس لئے نہیں کہ تم اُس کے مبنے ہو اور وہ اس کے
مبنے نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ اگر عالمگیر عذاب
میں تم بھی مبتلا ہو گئے۔ تو دنیا کو کون بچائے گا۔

دنیا کا سہارا

اس وقت تم ہو۔ اس لئے وہ تمہارے نکالنے کے لئے
کوئی راہ ضرور پیدا کر دے گا۔ کیونکہ تمہارے بغیر دنیا
کی اصلاح اور اس کی نجات کا اور کوئی ذریعہ نہیں لیکن
اگر تم نے اپنے اندر تغیر پیدا نہ کیا اور عالمگیر مصیبت آگئی تو خدا
کہے گا۔ ان لوگوں کو بھی مرنے دو کیونکہ یہ بھی ویسے ہی ہیں
جیسے اور لوگ۔ پس اپنی زندگیوں میں تبدیلی پیدا کرو
اور اپنے اندر ایسا تغیر پیدا کرو کہ خدا کی ذات اس بات
کا اقرار کرے کہ یہ قوم دوسری قوموں سے بالکل
الگ ہے اس کی قربانی اور اس کی اطاعت اور اس کی محبت الٰہی
دوسری قوموں کی قربانی اور اطاعت میں زمین و آسمان کا فرق

بقیہ صفحہ ۲

محمد صدیق صاحب گن فرز راولپنڈی -/۲۷
چوہدری عبد الدین صاحب محمود آباد سندھ ۵/۱۰
حضرت سیٹھ اسمٰعیل موسیٰ منجانب آنحضرت صلعم ۷/۸
" (دہیاؤ نگر) حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۶/۱۰
" والدین و مرحومین " ۱۲/۴
" اہلیہ صاحبہ ۵/۱۰
" بچگان " " ۵/۱۰
" اُستاد مرحوم " ۶/۲
محمد امین صاحب نیروبی " " ۱۶/-
سید محمد امین شاہ وکیل پوسیر الیون ۲۸/-

فہرست ان مجاہدوں کی جنہوں نے پیشگی پندرھویں سال کا چندہ یا اسکے بعد کا بھی ادا فرمایا ہے

چوہدری غلام حسین صاحب حسن کے گوجرانوالہ ۳۶/۱/-
فتح بی بی صاحبہ اہلیہ " " " ۵/۸/-
خان صاحب محمد یوسف صاحب دفتر پرائیویٹ
سیکرٹری لاہور ۱۳۰/-
میاں نور الدین صاحب حادیہ الیہ گولیکی ۱۰/۸
میاں گلاب الدین صاحب سیالکوٹ شہر ۶/-
سید محمد حسین شاہ صاحب قانونگو سیالکوٹ ۲۲/-
آمنہ بی بی صاحبہ عرف جیمی دار الرحمت قادیان ۵/۸
اہلیہ صاحبہ فضل خان صاحب کھوکھر دوال
گورداسپور ۵/۱۲
امۃ الرفیق صاحبہ رفیق منزل قادیان ۱۹/-
سردار النساء صاحبہ معرفت میمونہ صوفیہ ۵/۴
شیخ عطاء اللہ صاحب پنشنر مرحوم دار البرکات ۵/۱۵
" ذکاء اللہ صاحب پسر " " ۵/۱۵
اہلیہ صاحبہ اول شیخ غلام محمد صاحب منڈی مریدکے ۶/-
اہلیہ صاحبہ دوم " " " ۶/-
ملک اللہ رکھا صاحب کنجاہی نیرنگ ۵/۴
الحاج عبد اللطیف لو محمد صاحب بغداد ۳۹۸/-
حوالدار سید مبارک احمد صاحب جہلم ۷/-
حفیظہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر محمد عظیم اللہ صاحب
دار الرحمت قادیان ۵/۴
سید مقصود احمد صاحب مرحوم بھوپال ۶/۴
سپاہی ظہور احمد صاحب بھاگا کھنیاں ۹/۶/-

منشی خدا یار صاحب کھوکھر شمالی سرگودہا ۸/۸/-
میاں امیر الدین صاحب سلہٹ آسام ۱۲/۱۲
صوفی عبد الرحمٰن صاحب کوئٹہ ۱۵/۸
چوہدری شیر محمد صاحب چک ۳۳ ج ب ۶/۴
" محمد ابراہیم صاحب ۱۶۵۶ ایئر فورس ۴/۷
" رحمت خان صاحب معہ اہلیہ کوٹ مومن ۷/۴
" قریشی فضل حق صاحب سکھوال ۵/۶
سعادت احمد و امۃ اللطیف صاحبہ ٹانگانیکا افریقہ ۱۱/۱۲
حسن صاحب دھتاسی لائل پور ۱۶/-
بیگم بی بی اہلیہ مستری محمد الدین صاحب دار الفضل ۵/۶
حکیم مولوی قطب الدین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ
مسجد مبارک۔ قادیان ۱۱/۱۲
نواب خان صاحب فتح پور گجرات ۵/۴/-
چوہدری غلام حسین صاحب سفید پوش قادیان ۶۱۳/-
والدہ صاحبہ " " " " " ۵۱/-
اہلیہ صاحبہ " " " " " ۵۱/-
والدہ صاحبہ و پسر میاں عبد الکریم صاحب ڈارتانہ " ۱۲/-
سید عبد المنان صاحب شاہ مسکین ۵/۱۴
ڈاکٹر ایم۔ اے عامر۔ امرتسر ۲۶/۸
میاں مولا بخش صاحب باورچی لنگر خانہ قادیان ۱۳/۷
لیس نائک حبیب اللہ صاحب ۲۳۲۶۶ ۱۱/-
مرزا عبد المنان صاحب بارہ مولا کشمیر ۱۵/-
نور حق شاہ صاحب شیخ پور ۵/۸
محمد رمضان صاحب کوٹلی میرپور ۱۸/۱۴
احمد شفیع صاحب میانوالی ۱۰/۱۱
چوہدری فضل احمد صاحب ہرسیاں گورداسپور ۱۳/۶
عنایت بیگم اہلیہ بشیر احمد صاحب چغتائی جمشید پور (حال لاہور) ۱۲/۸
میاں خان صاحب سید اگول حال احمد نگر ۸/-/۹
قطب الدین صاحب ہرسیاں گورداسپور ۶/۱
شیخ فضل احمد صاحب ریلوے گارڈ پنشنر دار الرحمت ۳۸/-
صوفی نبی بخش صاحب ماڈل ٹاؤن۔ لاہور ۶/-
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر گوہر الدین صاحب برما ۱۵/۴
محمد اسحٰق صاحب انبالہ کینٹ ۸/۳
چوہدری جیون خان صاحب خانپور پٹیالہ ۱۵/۳
خواجہ ظہور شاہ صاحب امرتسر ۲۷/-
میاں غوث محمد صاحب ہرسیاں گورداسپور ۵/۵/-
(باقی صفحہ ۷)

اہلیہ صاحبہ سید محمود شاہ صاحب چک ۸۷ A منٹگمری ‎-/۹
شیخ محمد عبد اللہ صاحب بلاک ۲ ڈیرہ ‎۷/۱۲
بابو عبد الرحیم صاحب گوجرانوالہ ‎-/۴۸
احمد کویا حاجی صاحب منگلور ‎-/۸/۸
جمعدار محمد عبد اللہ خان صاحب دوالمیال ‎-/۲۰
وزیر بیگم اہلیہ ڈاکٹر بشیر محمد صاحب حال سیالکوٹ ‎-/۲۳
قاضی خلیل الرحمٰن صاحب S.D.O بنگال ‎-/۱۳۰
شیخ غلام جیلانی صاحب کیمبل پور ‎-/۱۳۰
حوالدار میجر فضل الدین صاحب چک ۳۶۷ لائل پور ‎۱۳/۱۰
مولوی معین الدین صاحب مردان سرحد ‎۲۷/۸
غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ ماسٹر عبد العزیز صاحب نوشہرہ سرحد ‎۷/۱۳/-
والدہ صاحبہ سید محمد مسعود شاہ صاحب منٹگمری ‎-/۶
الحاج سید کلیم اللہ صاحب شموگا ‎-/-/۶۶۰

مانچسٹر کو جدید شہر بنایا جا رہا ہے

لنڈن ۳۰ نومبر (ریڈیو سے) دنیا کا قدیم ترین صنعتی شہر مانچسٹر جہاں صنعت و حرفت میں اعلیٰ مقام رکھتا ہے۔ وہاں وہ اب تک پرانے ڈھب کا شہر ہے۔ تنگ گلیاں اور تاریک مکان۔ اس شہر میں ۱۰ لاکھ مزدور رہتے ہیں۔ یہ شہر صنعتی پیداوار میں اس قدر منہمک رہا کہ اسے اپنے آپ کو بہتر بنانے کا خیال نہ آیا۔ لیکن اب ایک پروگرام کے مطابق پچاس سال کی مدت میں مانچسٹر کو باغات کے شہر میں بدل دیا جائے گا۔ پال روتھا نے اپنی ایک فلم میں مانچسٹر شہر کی کہانی اور اس کی تعمیر جدید کو پیش کیا (ب۔ ا۔ س)

اقوام متحدہ تقسیم پر تلی ہوئی ہے۔ عزم عرب

قاہرہ ۲۹ نومبر۔ پیرس میں مقیم فلسطین کے عرب مندوب السید احمد الشکری نے عرب لیگ کے سیاسی ادارے کے افسر اعلیٰ سید عبد المنعم مصطفیٰ کی زیر صدارت عرب ریاستوں کے سفیروں کی ایک میٹنگ میں فلسطین کے حالات پر تبصرہ کیا۔ انہوں نے کہا اقوام متحدہ کے نظریات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تقسیم فلسطین پر تلی ہوئی ہے۔ اور سیاسی کمیٹی کے سامنے جو تجویز پیش کی جاتی ہے اس میں کسی نہ کسی طرح تقسیم کو ٹھونس دیا جاتا ہے۔ صرف شام کی تجویز تقسیم کے مخالف ہے جس نے عرب اور یہودیوں کی فیڈریشن کے قیام کے لئے کہا ہے۔ الشکری نے آخر میں کہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ حالات اب سیاسی ڈیڈ لاک کی منزل پر پہنچ گئے ہیں (استار)

پچاس سال پہلے دفتری اور اب لنڈن کا لارڈ میئر

سر جارج ایلون کی کامیابی کی کہانی

لنڈن ۳۰ نومبر ہوائی ڈاک سے) آج سے تقریباً پچاس سال پہلے ایک نوجوان لڑکا لنڈن کی ایک سٹاک بروکر فرم میں کام کی تلاش میں داخل ہوا۔ اس لڑکے کو معمولی دفتری کا کام مل گیا۔ لیکن اس لڑکے نے بہت زیادہ محنت سے اپنی صلاحیت کا ثبوت دیا۔ آج وہی لڑکا جو اب سر جارج ایلون کہلاتا ہے۔ لنڈن کا نیا لارڈ میئر ہے۔ سر جارج ایلون آج بھی اسی فرم میں کام کرتے ہیں۔ لیکن اب وہ دفتری نہیں۔ بلکہ اس فرم کے بڑے بڑے حصہ داروں میں سے ایک ہیں۔ اس وقت آپ کی عمر ۶۷ سال ہے۔ لندن کے عوام اس قسم کے لوگوں کی ترقی پر بہت خوش ہوتے ہیں۔ چنانچہ جب لندن کے نئے لارڈ میئر کا جلوس شہر کے بازاروں میں سے گذرا۔ تو لوگوں نے بہت زیادہ خوشی کا اظہار کیا۔ اس جلوس میں فوجیوں نے بھی حصہ لیا۔ حال ہی میں جب شہزادی الزبتھ کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ تو برطانیہ کے وزیر داخلہ کے بعد سب سے پہلے آپ ہی کو شہزادے کی ولادت کی اطلاع دی گئی تھی۔ یہ خبر ملتے ہی آپ نے سینٹ پال کے گرجے کی گھنٹیاں بجانے کے لئے ہدایت جاری کی۔ آپ نے لنڈن کے شہریوں کی طرف سے شہزادی اور ڈیوک آف ایڈنبرا کو مبارکباد پیش کی (ب۔ ا۔ س)

فرانس سے مشرقی ایشیا تک

کمیونسٹوں کی پیدا کی ہوئی گڑبڑ

لندن ۳۰ نومبر (ریڈیو سے) مغربی ملکوں اور سوویٹ روس میں مفاہمت کے مسئلے کا ذکر کرتے ہوئے ٹائمز نے لکھا ہے کہ اگر کمیونسٹوں کی چال بازی کا تعلق مدافعانہ سرگرمیوں سے ہوتا۔ تو مفاہمت کی کوئی نہ کوئی صورت ضرور نکل آتی۔ لیکن مغربی طاقتوں کو صرف یہی نہیں دیکھنا۔ کہ سوویٹ یونین انہیں برلن سے نکالنے کی کوشش میں ہے بلکہ ان کے پیش نظر کمیونسٹوں کی وہ تمام گڑبڑ ہے۔ جو فرانس سے جنوب مشرقی ایشیا تک پیدا کی جا رہی ہے۔ (ب۔ ا۔ س)

— قاہرہ ۳۰ نومبر۔ کل مصر کے طلباء نے قاہرہ اور اسکندریہ میں جو مظاہرے کئے تھے ان میں کسی قسم کے جھگڑے کی اطلاع نہیں ملی۔ یہ مظاہرے سوڈان کی حکومت کے خلاف کئے گئے تھے جس نے شمالی سوڈان کو سوڈان میں جانے کی اجازت نہیں دی (استار)

صوبائی کانگرس کے صدر اور وزراء اعظم کی ملاقات

نئی دہلی ۳۰ نومبر۔ یہ تجویز کی جا رہی ہے کہ مختلف صوبوں کی کانگرس کمیٹیوں کے صدر اور سکرٹری صوبائی وزراء اعظم اور ریاستوں کے نمائندوں کا ایک اجلاس نئی دہلی میں جنوری کے پہلے ہفتے میں منعقد کیا جائے۔ اس میٹنگ کا منشاء یہ ہے کہ صوبوں کی کانگرس کی جماعتوں اور صوبائی حکومتوں میں زیادہ سے زیادہ تعاون پیدا کیا جائے۔

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے صدر دفتر میں بہت سی شکایات موصول ہوئی ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ صوبائی کانگرس کے منتظمین اور صوبائی وزراء میں اتحاد عمل موجود نہیں ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ اس قسم کی میٹنگ اسی ماہ طلب کی جائے۔ لیکن بعد میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ یہ اجلاس کانگرس کے سالانہ اجلاس کے بعد طلب کیا جائے (استار)

کانگرس پر مقالہ لکھنے پر ڈاکٹری کی ڈگری

نئی دہلی ۲۹ نومبر۔ غالباً تاریخ میں پہلی مرتبہ ہارورڈ کی یونیورسٹی میں ہندوستانی کانگرس کے مضمون پر مقالہ لکھنے کے لئے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری دی جائے گی۔ یہ مقالہ ایک امریکی طالبعلم مسٹر آرد یارک پیش کریں گے۔ ان کو امریکہ کی سوشل ریسرچ کی طرف سے ۲۹-۱۹۴۸ء کے لئے سفر کرنے کا وظیفہ دیا گیا ہے مسٹر یارک ہندوستان آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کانگرس کی مقامی جماعتوں صوبائی جماعتوں کے متعلق کانگرس کے ہائی کمان سے بہت سی معلومات حاصل کی ہیں۔ (استار)

پاکستان کے قیام کی وجہ سے شمال مغربی سرحد کی دفاع نسبتاً زیادہ مستحکم ہو گیا

برطانوی انخلائے سے مسلمانوں میں اتحاد ـــــ مسٹر فلپ پرائس کا بیان

لنڈن ۳۰ نومبر۔ مانچسٹر گارڈین میں پاکستان کے متعلق ایک مضمون میں برطانوی پارلیمنٹ کے رکن مسٹر فلپ پرائس نے کہا ہے۔ کہ پاکستان کے قیام کی وجہ سے ہندوستان اور پاکستان کے برصغیر کی شمال مغربی سرحد کا دفاع بہت زیادہ مستحکم ہو گیا ہے۔ اور کوئی حملہ اس علاقے سے نہیں کیا جا سکتا انہوں نے کہا کہ اب پہلے کی طرح درہ خیبر اور بلوچستان کے راستہ کوئی حملہ آور نہیں آ سکتا۔

دفاع کے اہم مسائل یہ ہیں کہ شمال مغرب کی طرف سے حملہ آور کو تمام فوجیں پیرا شوٹ کے ذریعہ کوہ ہندوکش کو عبور کر کے بھیجنا پڑینگی۔ اس کے بعد وہ دریائے سندھ کی وادی میں پہنچ سکتے ہے۔ اور اس طرح سے وہ شمال مغربی سرحد کے دفاعی مورچوں کو ان کے اڈوں سے کاٹ سکے گا۔ اور اگر اسکو روکا نہ گیا تو وہ دریائے سندھ کے دہانے اور کراچی تک پہنچ سکتا ہے۔ اس کے بعد بحر ہند کے ساحل سے اس کے لئے خلیج فارس پر حملہ کرنے کے امکانات ہو سکتے ہیں۔ اور اس طرح وہ امریکہ اور برطانیہ کے تیل کے ذرائع کے لئے خطرے کا باعث بن سکتا ہے۔

یقیناً اس قسم کی اہم فوجی باتیں پاکستان کے حکام کے دماغ میں موجود ہیں۔ اور پاکستان کے برطانوی فوجی مشیر بھی ان کو جانتے ہیں۔ تمام برصغیر کے دفاع کے مسئلے میں قطعی تبدیلی واقع ہو گئی ہے۔ دوسری جانب بہت سے ایسے امور ہیں۔ جن کی وجہ سے حفاظت اور دفاع میں آسانیاں حاصل ہوتی ہیں۔ کئی پشتوں کے بعد پہلی مرتبہ اس بات کے امکانات کا علم ہوا ہے کہ پاکستان سرحد کے قبائلیوں اور افغانستان میں تعلقات نہایت ہی خوشگوار ہو جائیں گے۔

برطانوی انخلا کا سب سے اچھا اثر یہ ہوا ہے۔ کہ مسلمانوں میں یگانگت اور وحدت ہو گئی ہے۔ اور تمام جنوبی ایشیا میں یہ حصہ اس لحاظ سے ممتاز ہے۔ اب وہ خود اپنے امور کے مختار ہیں۔ جب تک برطانوی شہنشاہیت کا خوف باقی تھا۔ قبائلیوں نے دفاع کے اقدامات کی مخالفت کی۔ پچھلے ایک سال میں وہ پاکستان کی امداد کے لئے کشمیر چلے گئے ہیں۔ اس سے ان کے نئے جذبے کا ثبوت ملتا ہے۔

اس طرح آجکل شمال مغربی سرحد کی دفاعی تدابیر کے لئے حالات بہت ہی زیادہ خوشگوار ہیں۔ پہلے اس قسم کی فضا کبھی بھی موجود نہ تھی۔ شمال مغربی طرف سے حملہ آور کو کوہ ہندوکش سے لے کر وادی سندھ تک کہیں بھی غدار نہ مل سکیں گے۔ اگر ہندوستان کی فوجوں کو اس سرحد کی حفاظت کرنا ہوتی۔ تو نفسیاتی مسئلہ بہت ہی زیادہ پیچیدہ ہو جاتا۔ کیونکہ سرحد کے دونوں طرف بسنے والے مسلمان کبھی بھی اس قسم کی حالت کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہوتے۔ پاکستان کے بن جانے سے یہ مشکلات دور ہو گئی ہیں۔ (استار)

پاکستان کی ترقی اور دفاع کیلئے کمربستہ ہو جاؤ

ڈھاکہ ۳۰ نومبر۔ آج شام ریڈیو پاکستان کے ڈھاکہ اسٹیشن سے تقریر نشر کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں نے مشرقی پاکستان کے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ پاکستان کی ترقی اور دفاع کیلئے کمربستہ ہو جائیں لوگوں کو مسلسل کام اور پیہم کوشش کی ترغیب دلاتے ہوئے۔ آپ نے کہا "میں نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک میرے جسم میں سانس باقی ہے میں پاکستان کی خدمت کرتا رہوں گا۔ خواہ یہ خدمت کسی حیثیت میں ہو۔ نہ میرا کوئی دوست ہے اور نہ کوئی دشمن پاکستان کے دوست میرے محبوب اور عزیز ہیں۔ اور پاکستان کے دشمن میرے دشمن ہیں۔

وزیر اعظم نے کہا کہ پاکستان کسی خاص گروہ یا پارٹی کے لئے نہیں بنا۔ اور نہ ہی پاکستان کسی کی حق تلفی کے لئے بنا ہے۔ پاکستان کا قیام اسلئے ہی عمل میں نہیں لایا گیا ہے کہ چند ایک اشخاص خوشحالی اور عیش کے دن بسر کریں اور باقی تمام لوگ غربت اور تنگ حالی میں زندگی کے دن پورے کریں یہ ملک اس لئے قائم ہوا ہے۔ کہ تمام پاکستانیوں کے لئے راحت اور چین کے سامان مہیا کرے۔ حکومت ہر ایک شخص کی آواز سنیگی۔ اور تمام خرابیاں پھیلانے والوں کو سزائیں دیگی۔

مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا "پاکستان کے شہیدوں نے اس خواب کو دیکھا تھا۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے دس لاکھ انسانوں نے اپنی جانیں قربان کی ہیں۔ اب یہ ہمارا فرض ہے کہ اُن کے اس خواب کی تکمیل کریں۔ اور انشاء اللہ ہم ایسا کر دکھائینگے۔

آپ نے مشرقی بنگال کے تعلیم یافتہ نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ آگے آئیں۔ اور پاکستان کی فوج میں کثیر التعداد میں بھرتی ہو جائیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ دفاع ایک شخص کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ اس کا بوجھ ملک کے ہر ایک حصے پر ہے۔ دفاع محض اسلحہ سے نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ عزم صمیم کی ایک آہنی دیوار بنانے کی ضرورت ہے۔

انہوں نے کہا۔ کہ فوج کو مضبوط بنانیکا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم کسی پر حملہ کرنے کی فکر میں ہیں وزیر اعظم نے فرمایا "تاریخ نے یہ سکھلایا ہے۔ جو شخص دوسروں کو تکلیف پہنچاتا ہے۔ بالآخر وہ خود تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور آخر کار حق کی فتح ہے"

وزیر اعظم نے اس بات پر زور دیا کہ دفاع کیلئے اس بات کی ضرورت ہے کہ لوگ خوشحال ہوں اور حکومت ان کو خوشحال بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ وزیر اعظم نے ان مطالبات کا بھی ذکر کیا جو چٹاگانگ کی بندرگاہ کی ترقی کے لئے پیش کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ سڑکوں جہازوں ریلوں اور حمل و نقل کے ذرائع کو بہتر بنانے کے لئے بھی مطالبات پیش کئے گئے ہیں۔ وزیر اعظم نے وعدہ کیا کہ جب وہ کراچی واپس جائینگے تو وہ ان پر فوراً توجہ کریں گے۔ ❊

مصر اور لبنان کی ہوائی گفت و شنید کا التوا

قاہرہ ۳۰ نومبر۔ لبنان کی درخواست پر مصر اور لبنان کے درمیان فضائی معاہدے کی گفت و شنید آئندہ ہفتے کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے یہ مذاکرات پہلے مصر کے دفتر خارجہ میں کل ہونے قرار پائے تھے۔ (استار)

دماغ انسانی کے متعلق ایک نئی تھیوری

نیو یارک ۳۰ نومبر۔ ڈاکٹر نار برٹ وینیر نے انسان کے خیالات کی وضاحت کے لئے ریاضی کی ایک نئی تھیوری تیار کی ہے۔ دنیا ئے سائنس میں ڈاکٹر وینیر طباع قسم کے ریاضی دان کی حیثیت سے عرصہ دراز سے روشناس ہیں۔ انہوں نے دوران جنگ میں ایک آلہ تیار کیا تھا۔ جو انٹی ایئر کرافٹ میں لگایا جاتا تھا اور یہ بتاتا تھا کہ طیارہ کا ہوا باز اگلی حرکت کیا کریگا اور طیارہ کہاں پہنچے گا اس کی مدد سے انٹی ایئر کرافٹ سے اگلے مقام کو بھی نشانہ بنایا جاتا تھا۔

ڈاکٹر وینیر کا بیان ہے کہ نئی تھیوری اس بات کی وضاحت کریگی۔ کہ ٹیلیفونی سسٹم کی طرح سے بجلی کے ایک پیچیدہ جال میں کیا وقوع پذیر ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی بتا سکے گی کہ انسانی دماغ میں کیا ظہور پذیر ہو رہا ہے (استار)

محکمہ زراعت کیطرف سے بیجونکی فروخت کا انتظام

لاہور ۳۰ نومبر۔ ڈائرکٹر صاحب محکمہ زراعت کی ایک رپورٹ مظہر ہے کہ ملتان سرکل میں نخود اور برسیم کی کاشت پورے زوروں پر ہے۔ محکمانہ ایجنٹوں کی معرفت ۲۴۵۰۰ من خالص گندم اور ۲۶۹۶ من بنیادی گندم کے بیج زمینداروں کو تقسیم کرنے کا انتظام محکمہ کیطرف سے کیا گیا ہے۔ اس میں بہت سا بیج فروخت ہو چکا ہے محکمہ کا عملہ خود بخود کام کر نیوالی مشین کے ذریعہ گندم کاشت کرنے کے مظاہرے کرنے میں مصروف ہے۔

ملتان فارم سے ۳۹۰۰ من نخود کے بیج اور ۷۰۰ من بنیادی نخود کے بیج زمینداروں کو دئے گئے سرکل کے تمام مقامات میں بوقت ضرورت کام میں لانے کیلئے چنے کے ذخیرے رکھے گئے ہیں۔ اور اسکی قیمت ۱۲ روپے من مقرر کی گئی ہے پشاور سے برسیم کے بیج منگوانیکے انتظامات وقت پر کرلئے گئے تھے اسلئے فصل کی کاشت وقت پر ہوئی محکمہ نے مقامی کاشتکاروں کی ضرورت کیلئے رکھ دیا تھی

جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ میں مخالف پارٹی کی اکثریت

لنڈن ۳۰ نومبر۔ مغربی افریقہ کی پارلیمنٹ کی دو نشستوں کے ضمنی انتخابات میں مخالف پارٹی کو کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر ملان کی پارٹی کو اپنے حالیہ اقدامات میں ناکامی ہوئی ہے انکی پالیسی افریقی باشندوں میں نسلی

خلیج میکسیکو میں روسی کشتی دیکھی گئی۔

نیو یارک ۲۹ نومبر۔ امریکہ کے ایک بحری ہوائی جہاز کے ہواباز نے خلیج میکسیکو میں ایک روسی آبدوز کشتی دیکھی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ کشتی "سارکیل" قسم کی کشتی ہے۔ اگرچہ اس ہواباز نے یقین کے ساتھ نہیں بتلایا۔ کہ اس نے اس قسم کی کشتی دیکھی ہے۔ لیکن یقین کیا جاتا ہے کہ ممکن یہ ہے۔ کہ اس نے جہاز کا وہ حصہ دیکھا ہوگا۔ جو پانی میں نہیں ڈوبتا۔ یہ حصہ سانس لینے کے لئے رکھا جاتا ہے۔ یہ علم ہو چکا ہے کہ روسیوں کے پاس اس قسم کی بہت سی آبدوز کشتیاں موجود ہیں۔ انہوں نے ان کشتیوں کو جرمن سائنس دانوں کی امداد سے بنایا ہے۔ ان آبدوز کشتیوں کی ساخت سارکیل کشتی جیسی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ کشتی جہاں دیکھی گئی ہے بین الاقوامی قانون کے تحت وہاں بغیر کسی روک ٹوک کے آسکتی ہے۔ جہاں اس کشتی کو دیکھا گیا ہے۔ وہ مقام ساحل سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ (استار)

❊ آپ نے حکومت کے ملازمین کو تقسیم کے بعد کے کام پر مبارکباد دی اور ان سے سرگرمی کے ساتھ کام کو جاری رکھنے کے لئے کہا۔ انہوں نے بہت شدید قسم کا انتباہ بھی کیا۔ کہ جو حکام رشوت خور ہیں۔ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ حکام کو رشوتیں نہ دیں اور رشوت خوری کو ختم کرنے میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں طالبعلموں سے مخاطب ہوتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ پارٹی بازی اور سیاست میں داخل نہ ہوں بلکہ اپنی تمام تر توجہ تعلیم کی طرف مرکوز رکھیں انہوں نے طالبعلموں کی اس تجویز کا خیر مقدم کیا کہ پاکستان کے دونوں علاقوں میں طلباء کا تبادلہ کیا جائے (استار)

برمی والنٹیئر جنگ بند کر دینگے

رنگون ۳۰ نومبر۔ عوامی رضا کاروں کی سپریم کونسل نے تمام رضا کاروں کو فوری جنگ بند کرنیکی ہدایات جاری کر دی ہیں۔